

## 109186- میلاد اور تواریخ منانہ اور اس میں کھانا کھلانا

سوال

اگر کوئی شخص ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات قرآن ختم کرے اور فقراء و مسکین کو کھانا کھلانے تو کیا یہ جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ایام تشرییت (یعنی ذوالحجہ کی گیارہ بارہ اور تیرہ اور چودہ تاریخ) میں لوگوں کا ایک دوسرا کی دعوت کرنا اور کھانے کے لیے جمع ہونا دین اسلام کے شعار میں شامل ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے مشروع کیا ہے۔

اور رمضان المبارک میں فقراء و مسکین کو کھانا کھلانے کے لیے قرآن مجید میں مدد و معاون ثابت ہو صاحب اور نیک عمل ہے، جو کوئی بھی اس میں ان کی معاونت کرتا ہے وہ ان

"جس کسی نے بھی کسی روزہ دار کارروزہ افطار کروایا تو اسے بھی اس جتنا ہی اجر و ثواب حاصل ہوگا"

اور پھر فقیر قراء کرام کا ہر وقت ایسی اشیاء سے تعاون کرنا جوان کے لیے قرآن مجید میں مدد و معاون ثابت ہو صاحب اور نیک عمل ہے، جو کوئی بھی اس میں ان کی معاونت کرتا ہے وہ ان کے ساتھ اجر میں برابر کا شریک ہے۔

لیکن شرعی تواریکے علاوہ کوئی اور تواریخنا مثلاً نیچے الاول کی کوئی رات جس میں کما جاتا ہے کہ یہ میلاد کی رات ہے، یا پھر رجب کی کوئی رات، یا ذوالحجہ کی آخر ہمارہ تاریخ کی رات، یا رجب کا پہلا جمعہ یا آخر ٹھوٹھے شوال جسے جاہل قسم کے لوگ نیکوں کی عید کا نام دیتے ہیں، یہ سب بدعات میں شامل ہیں جسے نہ تو سلف مستحب سمجھتے تھے اور نہ ہی انہوں نے ایسا کیا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم" انتہی۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (25/298).